یوم مئی 2010ء

حکم حق ہے
لَیسَ لِلانسَان
اِلا مَا سَعیٰ
کھائے کیوں
مزدور کی محنت
کا پھل
سرمایہ دار
اقبال

دنیا بھر میں ہر سال یکم مئی کے روز مزدوروں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ آج کے دور میں یوم مئی اور محنت کشوں کی اجتماعی جدوجہد کی اہمیت کو کم کرنے اور اسے ختم کرنے کی تمام تر کوششوں کے باوجود یہی وہ دن ہے جب مزدور تحریک عالمی سطح پر اپنی شناخت اور طاقت کا زبردست مظاہرہ کرتی ہے۔

یوم مئی اس تاریخی جدوجہد کی یاد میں منایا جاتا ہے جب امریکہ کے شہر شکاگو کے محنت کشوں نے 1886ء میں طویل اور ظالمانہ اوقات کار کے خلاف اجتماعی جدوجہد شروع کی اور مناسب اوقات کار یعنی آٹھ گھنٹے کام کے حق کا مطالبہ کیا۔ آٹھ گھنٹے کام کا مطالبہ سب سے پہلے برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے دوران 1817ء میں کیا گیا تھا لیکن ستر برس گزرنے کے بعد بھی دنیا بھر میں مزدوروں کے اوقات کار دس سے سولہ گھنٹے تھے۔

آٹھ گھنٹے کام کے حق کا مطالبہ منوانے کے لیے امریکہ کی لیبر فیڈریشن نے یکم مئی 1886ء کو شکاگو میں ہڑتال سے اجتماعی جدوجہد کا آغاز کیا۔ 3 مئی کو امریکہ کے مختلف شہروں میں پانچ ہزار ہڑتالیں ہوئیں جن میں تین لاکھ پچاس ہزار محنت کش شامل تھے۔ 4

PILER
Pakistan Institute of Labour Education & Research
ST-001, Sector X, Sub-Sector V
Gulshan-e-Maymar,
Karachi-75340, Pakistan
Tel: (92-21) 6351145-7
Fax: (92-21) 6350354
Email: piler@cyber.net.pk

ہوگئی ہے۔ انصاف اور نگرانی مہیا کرنے کے لیے لیبر عدالتوں کے اختیارات بھی چھینے جا رہے ہیں۔ اجتماعی سودا کاری کا اختیار رکھنے والی مزدور تنظیمیں بھی قوت و قدامت میں کم ہوگئی ہیں۔ IRO-2002، فنانس بل 2006 اور پھر IRA2008 سمیت تمام قانونی تبدیلیوں کے حوالے سے یہ رجحان رہا ہے کہ مزدور مخالف قوانین وضع کیے جائیں جو سرمایہ داروں، خصوصاً بین الاقوامی مالیاتی قوتوں کے لیے فائدہ مند ہوں۔ اس صورت حال میں کیا اس بات کی امید کی جاسکتی ہے کہ IRA2008 کی جگہ IRA2010 مزدور دوست قوانین پر مبنی ہوگا؟

پاکستان میں مزدور اور کسان تحریکیں

مزدور مخالف قانون سازی اور جابرانہ طریقوں کی وجہ سے یونین سازی اور یونین کی سرگرمیوں کا سلسلہ کم ہو رہا ہے، خصوصاً اجتماعی سودا کاری مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔ ہر چند کہ رسمی شعبے میں یونینوں کو محدود اور کمزور کر دیا گیا ہے اور غیر رسمی شعبہ میں مزدور یونین نہیں بنا سکتے، تاہم مزدور یونینوں اور فیڈریشنوں اور غیر رسمی شعبے کے کارکنوں کی تنظیموں نے مزدور قوانین کی پامالی کے خلاف مزاحمت جاری رکھی ہے۔ محنت کش اجتماعی جدوجہد کو نئی شکلیں دے رہے ہیں۔

سب سے زیادہ پرعزم اور موثر جدوجہد زرعی شعبے اور اس کے ذیلی شعبے ماہی گیر میں کی جارہی ہے۔ ریاست نے پچھلے 63 سال سے زراعت کے شعبے کو مزدور قوانین سے باہر رکھا ہوا ہے۔ ان کے علاوہ اینٹوں کے بھٹے اور پاور لوم فیکٹریاں ایسے شعبے ہیں جہاں کارکنوں کی یونینیں اپنی اصل شکل میں موجود نہیں ہیں، لیکن کارکنوں نے بہتر اجرتوں اور دیگر حالات کار کے لیے اجتماعی تگ ودو کے ذریعے حکومت سے اپنے چند مطالبات منوائے ہیں۔

مزارعین، ماہی گیروں، بھٹہ مزدوروں اور پاور لوم کے کارکنوں کی جدوجہد سے غیر رسمی شعبے میں سودا کاری کی ابھرتی ہوئی طاقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ محنت کش اجتماعی جدوجہد سے ہی اپنے حقوق منوا سکتے ہیں۔

آئین کے آرٹیکل 27,26,25 میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ قانون کی نظر میں سب شہری برابر ہیں سب کو قانون کا مساوی تحفظ حاصل ہے۔ روزگار اور عام مفادات تک سب کو یکساں رسائی حاصل ہونا چاہیے اور ان میں جنس کی بنیاد پر امتیازی سلوک ممنوع ہے پاکستان اقوام متحدہ کے کنونشن CEDAW اور صنفی مساوات کے بارے میں بین الاقوامی ادارہ محنت کے کئی کنونشنز کی توثیق کر چکا ہے لیکن خواتین کارکنان کو حقوق اور انصاف تک محدود رسائی حاصل ہے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ خواتین کو برابری کی بنیاد پر کام کا معاوضہ، جنسی تشدد سے چھٹکارا، گھروں میں کام کاج، کھیتوں میں کام کرنے والی خواتین اور ہوم بیسڈ ورکرز کے طور پر کام کرنے والی خواتین کو قانونی تحفظ فراہم کرنے کے لئے آئین کی شق (3)25 کے تحت خصوصی قوانین وضع کئے جائیں۔

مئی کو شکاگو میں ہونے والے اجتماعی جلسے پر پولیس نے حملہ کیا جس میں دس مزدور ہلاک اور سو سے زائد زخمی ہوئے۔ شکاگو کے مزدوروں کی قربانیوں نے اوقات کار کے تعین کے لیے کی جانے والی جدوجہد کو ایک تاریخی موڑ میں تبدیل کر دیا۔ یہ جدوجہد امریکہ کے علاوہ یورپ، آسٹریلیا، نیوزیلینڈ اور لاطینی امریکہ کے شہروں میں پھیل گئی۔ بالآخر 1919ء میں بین الاقوامی ادارۂ محنت ILO نے 'آٹھ گھنٹے کام یا 48 گھنٹے کا ہفتہ' کو اوقات کار کا عالمی معیار مقرر کیا۔ یہ عالمی معیارات کا پہلا ILO کنونشن تھا۔

بیسویں صدی کی دہائیوں میں آٹھ گھنٹے کام کے عالمی معیار کا فائدہ ترقی یافتہ ممالک کے محنت کشوں کو حاصل ہوا۔ غریب ممالک کے غیر رسمی شعبے کے محنت کش اس معیار کا کبھی فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اور پھر 1980ء کی دہائی کے بعد عالمگیریت اور عالمی سطح پر سیاسی اور معاشی اتھل پتھل کے نتیجے میں حالات مزید خراب ہو گئے۔

1886ء سے 2010ء کے دوران نہ صرف سرمایہ دارانہ استحصال میں اضافہ ہوا بلکہ اب اس نظام کے استحصال کی شکلیں اتنی زیادہ اور اس کے جبر میں اس قدر پھیلاؤ آ گیا ہے کہ اس کی نشاندہی اور مزاحمت مشکل ہو گئی ہے۔ شکاگو کے مزدوروں کی مزاحمت کے بعد گذشتہ ایک سو چوبیس سالوں میں دنیا بھر کے مزدوروں نے اس استحصالی نظام کے خلاف بے شمار منظّم اور غیر منظّم لڑائیاں لڑیں ہیں اور اب تک اس جنگ میں ہزاروں مزدور شہید ہوئے ہیں۔

پاکستان میں محنت کشوں کی صورتحال اور مزدور قوانین

رواں عشرے میں پاکستان میں کارکنوں کی اکثریت کی حالت میں تیزی سے ابتری آئی ہے۔ روزگار کے بدلتے ہوئے حالات میں اب طویل اوقات کار، کم اجرتیں، صحت و تحفظ کی ناقص سہولتیں، کنٹریکٹ کے کام میں اضافہ اور تنظیم سازی اور اجتماعی سودا کاری کی آزادیوں پر پابندیاں بڑھتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مزدور قوانین میں تحفظ دینے والی شقیں ختم کی جا رہی ہیں اور محدود اطلاق رکھنے والے قوانین، جو آئینی ڈھانچے کے خلاف ہیں، نافذ کیے جا رہے ہیں۔ تمام شعبوں میں بنیادی مزدور حقوق کی پامالیاں بڑھ رہی ہیں۔ لیبر انسپکشن کے نظام کو ختم کر کے ریاست مزدور قوانین کے نفاذ کی ذمہ داری سے بھی دستبردار

یونین سازی کا حق

پاکستان کے دستور کے آرٹیکل (1)17 کے تحت ہر شہری کو انجمن یا یونین بنانے کا یا اس کا رکن بننے کا حق حاصل ہے۔ بین الاقوامی ادارہ محنت (ILO) کے کنونشن 87 اور 98 کے مطابق حکومت اس بات کی پابند ہے کہ وہ مزدوروں کو یونین بنانے اور اس کے تحت اجتماعی سودا کاری کا غیر مشروط حق فراہم کرے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ہر شہری کے غیر مشروط طور پر انجمن بنانے کے حق کو یقینی بنائے اور زراعت سمیت دیگر تمام شعبوں میں (جہاں ٹریڈ یونین بنانے پر پابندی ہے) میں یونین سازی کا حق بحال کرے۔

محنت کشوں کے بنیادی مطالبات

- یونین سازی اور اس کے تحت اجتماعی سودا کاری کا غیر مشروط حق۔
- رسمی اور غیر رسمی شعبے کے مزدوروں کے سماجی تحفظ کی فراہمی۔
- سہ فریقی مشاورت اور مزدوروں کی فلاح کے لیے قائم کردہ اداروں کا استحکام۔
- خواتین محنت کشوں کو یکساں حقوق کی فراہمی۔
- صنعتی اور تجارتی اداروں میں صحت وسلامتی۔
- مزدور دوست لیبر پالیسی اور مزدور قوانین۔
- باوقار اور منصفانہ کم سے کم اجرت کا تعین۔
- بچوں کی مشقت کا خاتمہ۔
- جبری مشقت کا خاتمہ۔

جہدِ مسلسل

مزارعین، ماہی گیروں، بھٹہ مزدوروں اور پاورلوم کے کارکنوں کی جدوجہد سے بے ضابطہ شعبے میر سوداکاری کی ابھرتی ہوئی طاقت ظاہر ہوتی ہے جو متاثرہ کارکنوں کو متحرک کرنے سے سامنے آئی ہے۔ زرعی مزدور یونینیں نہیں بنا سکتے تاہم وہ روایتی اداروں کے طور طریقے استعمال کر کے اجتماعی لڑائی لڑتے ہیں۔ ملٹری فارم کے مزارعین کی نمائندگی کرنے والی انجمن مزارعین پنجاب رجسٹرڈ تنظیم نہیں ہے بلکہ ایک تحریک ہے۔ لگ بھگ دس لاکھ مزارعین کی زمین کے حقوق حاصل کرنے کی پرعزم جدوجہد 2010ء میں اپنے دسویں سال میں داخل ہوگئی ہے۔ اسی طرح آبی وسائل پر اختیار کے لیے پاکستان فشرفوک فورم کے پلیٹ فارم سے ماہی گیروں کی جدوجہد تقریباً 12 سال سے جاری ہے۔ اینٹوں کے بھٹے اور پاورلوم فیکٹریاں ایسے شعبے ہیں جہاں کارکنوں کی یونینیں اپنی اصل شکل میں موجود نہیں ہیں، لیکن کارکنوں نے بہتر اجرتوں اور دیگر حالات کار کے لیے اجتماعی تگ ودو جاری رکھی ہوئی ہے۔ قومی لیبر موومنٹ (فیصل آباد) نے پاورلوم کے شعبے میں محنت کشوں کے حالات بہتر بنانے کے لیے کامیاب کوششیں کی ہیں۔

PILER
Pakistan Institute of Labour Education & Research
ST-001, Sector X, Sub-Sector V
Gulshan-e-Maymar,
Karachi-75340, Pakistan
Tel: (92-21) 6351145-7
Fax: (92-21) 6350354
Email: piler@cyber.net.pk

abroDesign